| Barelvi Mazhab Aik Ganda Gustaakh Mazhab hai |

بسم الله الرحمن الرحيم

احمد رضا خان شیطان اور منافق تھا

قارئین کرام مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ جب حج کرنے مکہ مکرمہ گئے تو احمد رضا خان بھی ان دنوں وہاں انگریزی سازش کو عملی جامہ پہنانے کیلئے آ پہنچا اور اپنی بدنام زمانہ کتاب ''حسام الحرمین'' کو ترتیب دیا اس کتاب میں ایک جگہ ایک عرب عالم کی طرف منسوب تقریظ میں ہے کہ:

ان (شیطان و منافقین) سے ہمارے یہاں مدینہ طیبہ میں چند گنتی کے ہیں۔ تقیہ کی آڑ میں چھپے ہوئے اگر وہ توبہ نہ کریں گے تو عنقریب مدینہ طیبہ ان کو اپنی مجاورت سے نکال دے گا کہ اس کی یہ خاصیت حدیث صحیح سے ثابت ہے''۔

(تمہید ایمان مع حسام الحرمین (ملخصا) ص ۱۲۱، مکتبۃ المدینہ)

اب آئے قارئین کرام حدیث سے ثابت شدہ اور بریلویوں کے اس مسلمہ معیار حقانیت پر رکھ کر دیکھتے ہیں کہ خلیل احمد صاحب اور احمد رضا خان صاحب میں سے کس کو مدینہ منورہ نے اپنی ''مجاورت سے'' نکال باہر پھینکا اور کون مدینہ منورہ کے مبارک قبرستان ''جنت البقیع'' میں آسودہ آغوش لحد ہے۔

مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ بروز بدھ ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ کو بعد نماز عصر بآواز بلند اللہ اللہ کا ذکر کرتے ہوئے اپنی جان جان آفرین کے سپرد کی اور آپ کی نماز جنازہ آستانہ نبوی کے قریب باب جبریل کے باہر ادا کی گئی جو مدینہ طیبہ کے مدرسہ شرعیہ کے صدر مدرس مولانا شیخ طیبؒ نے پڑھائی اور باوجود جلدی کرنے کے (جیسا کہ سنت ہے) ازدہام اتنا بڑھ چکا تھا کہ کاندھا دینا مشکل ہو رہا تھا۔ علماء بھی تھے اور طلباء بھی تھے المختصر عشاء سے پہلے پہلے ''جنت البقیع'' میں اہل بیت نبوی ﷺ کے مزارات کے قریب آپ کی آغوش لحد میں اتار دیا گیا انا اللہ و انا الیہ راجعون ۔

پہنچی وہیں خاک جہاں کا خمیر تھا

(بحوالہ تذکرۃ الخلیل: ص ۴۲۶)

اس کے برعکس مولوی احمد رضا خان صاحب لکھتے ہیں:

وقت مرگ قریب ہے اور میرا دل ہند تو ہند مکہ معظمہ میں بھی مرنے کو نہیں چاہتا ہے۔ اپنی خواہش یہی

ہے کہ مدینہ طیبہ میں ایمان کے ساتھ موت اور بقیع مبارک میں خیر کے ساتھ دفن نصیب ہو اور وہ قادر ہے۔ بہر حال اپنے خیال ہے۔ مگر جائیداد کی جدائی یہ لوگ کسی طرح نہ کرنے دیں گے۔ خریدار کو مجھ تک پہنچنے بھی نہ دیں گے۔ کوئی معقول شئے نہیں کہ بازار بھیج کر نیلام کردی جائے اور خالی ہاتھ بھیک پر گزرنے کیلئے جانا نہ شرعا جائز نہ دل گواراہ۔ دعا کیجئے کہ ہر بات کا انجام بخیر ہو ۔ والسلام۔

(حیات اعلی حضرت: ج ا ص ۲۶۱)

اللہ تعالی کی ذات پر اعتماد وتوکل اور احمد رضا خان صاحب کی اس قدر بے مائیگی صبر وقناعت کے باب میں موصوف کی اس تہی دامنی کو ملاحظہ کیجئے اور ساتھ ہی حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ کا تمام اندیشہ ہائے دور دراز کو خیر باد کہتے ہوئے اور استقامت کا اعلی ترین درجہ کا مظاہرہ کرتے ہوئے کوچہ محبوب کی طرف روانگی پر بھی ایک نظر ڈالیجئے۔

الحمد للہ حدیث سے ثابت شدہ معیار کے تحت یہ ثابت ہوگیا کہ احمد رضا خان ہی وہ منافق اور شیطان تھا جو تقیہ کی آڑ میں مدینے آیا ہوا تھا اور مدینے نے اس کو اپنی مجاورت سے ایسا باہر نکالا کہ احمد رضا خان تو احمد رضا خان اس کے ترجمہ قرآن کو مدینے کی گلیوں میں جلادینے کا حکم آیا ۸۰ کی دہائی میں احمد رضا خان کا نام لینے والے بریلوی علماء کو گرفتار کر کے دھکارتے ہوئے نبی کے مقدس شہر سے باہر کردیا گیا فاعتبروا یا الی الابصار.

www.RazaKhaniMazhab.com

www.HaqqForum.com

www.Ahlehaq.org

تمہید ایمان
مع
حسام الحرمین
تصانیف از
اعلیحضرت
امام اہلسنت
مجدد دین وملت
احمد رضا خان
فاضل بریلوی
مکتبۃ المدینہ
شہید مسجد کھارادر کراچی
2314045-203311
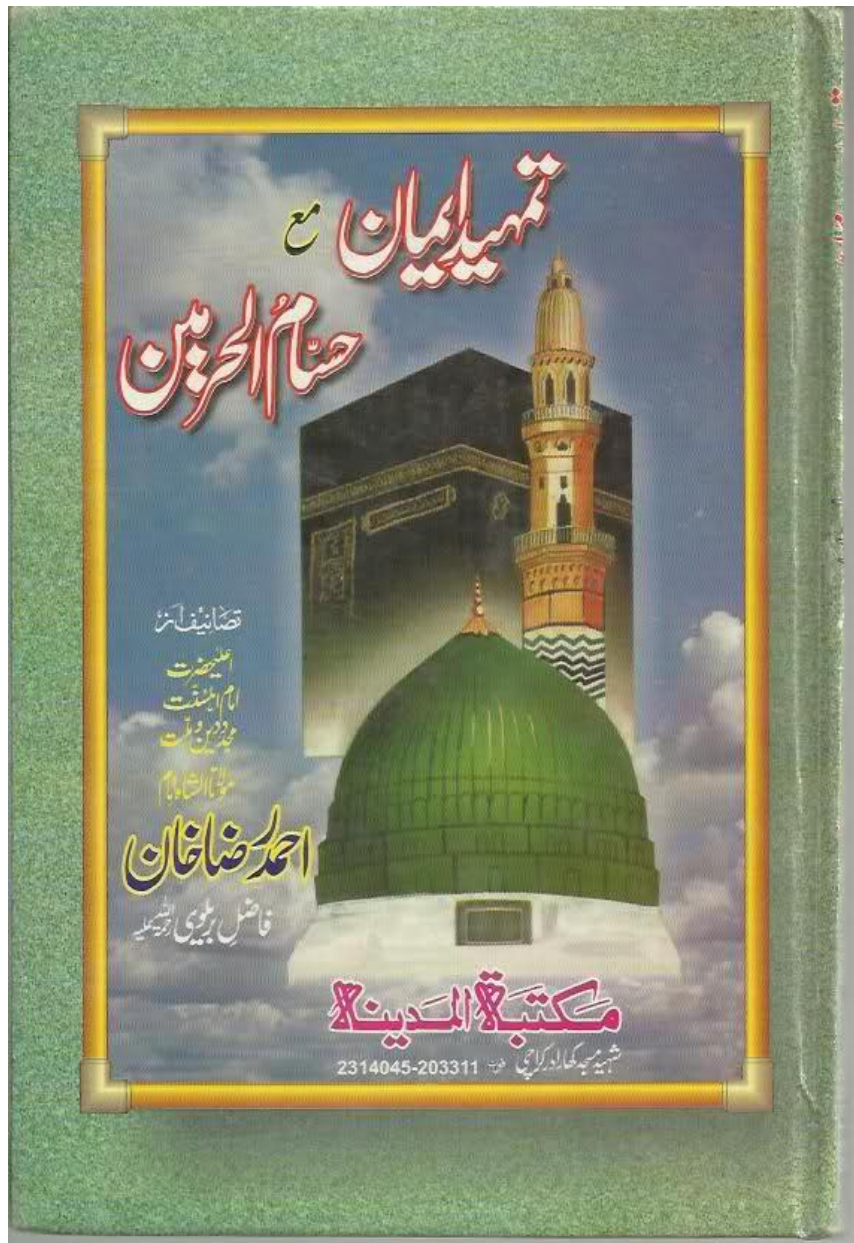
جذامی کے میل جول سے ایذا میں سخت تر ہے نیز انہیں سے ہمارے یہاں مدینہ طیبہ میں چند گنتی کے ہیں۔ تقیہ کی آڑ میں چھپے ہوئے اگر وہ توبہ نہ کریں گے تو عنقریب مدینہ طیبہ ان کو اپنی مجاورت سے نکال دے گا۔ کہ اس کی یہ خاصیت حدیث صحیح سے ثابت ہے اور ہم اللہ تعالیٰ سے سُوال کرتے ہیں کہ اگر وہ لوگوں کو کسی فتنے میں ڈالنا چاہے تو ہمیں فتنے میں پڑنے سے پہلے اپنے پاس بُلالے اور ہمیں حسنِ نیت نصیب کرے اور ہمیں کھرا بنالے۔ اسے اپنی زبان سے کہا اور اپنے ہاتھ سے لکھا فقیر ترین مخلوق خادم علماو فقرا حرم سیدِ عالم ﷺ میں مالکیہ کے سردار سید احمد جزائری نے کہ مدینہ میں پیدا ہوا اور عقیدے کا سنی ہندہ خدا اور مذہب کا مالکی اور طریقہ اور نسب کا قادری ہے۔

حمد کرتا ہوا اور درود بھیجتا ہوا تعظیم و تکریم و تکمیل کرتا ہوا۔

احمد السید
الجزائری

تقریظ

معظم علما و مکرم اہل کرم خزانہ علوم و کانِ فہوم علما میں صاحب پیری آسمان سے توفیق یافتہ صاحب فیض ملکوت مولانا حضرت خلیل بن ابراہیم خربوتی اللہ تعالیٰ مدد الٰہی سے ان کی تائید کرے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کو جو سارے جہان کا مالک اور دُرُود و سلام سب سے پچھلے نبی ہمارے سردار محمد ﷺ اور ان کے آل و اصحاب سب پر اور ان پر جو نکوئی کے ساتھ ان کے پیرو ہیں قیامت تک۔

حمد صلاۃ کے بعد ان علمائے اسلام کی تحریر میں جوبات اس مقام میں قرار پائی وہی حق واضح ہے جس کا اعتقاد باجماع علمائے مسلمین واجب ہے جس طرح عالم علامہ فاضل کامل مولوی احمد

إِنَّ هَٰذِهِ تَذْكِرَةٌ فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا
تذکرۃ الخلیل
سوانح قدوۃ العلماء تاج المحدثین
زبدۃ الفقہاء سراج المناظرین الامام الہمام الاوحد
مولانا الشیخ ابو ابراہیم خلیل احمد المدنی المہاجر قدس سرہ
مؤلفہ
حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب میرٹھی رحمہ اللہ
ناشر
مکتبۃ الشیخ
۳/۴۴۵ - بہادر آباد - کراچی ۵
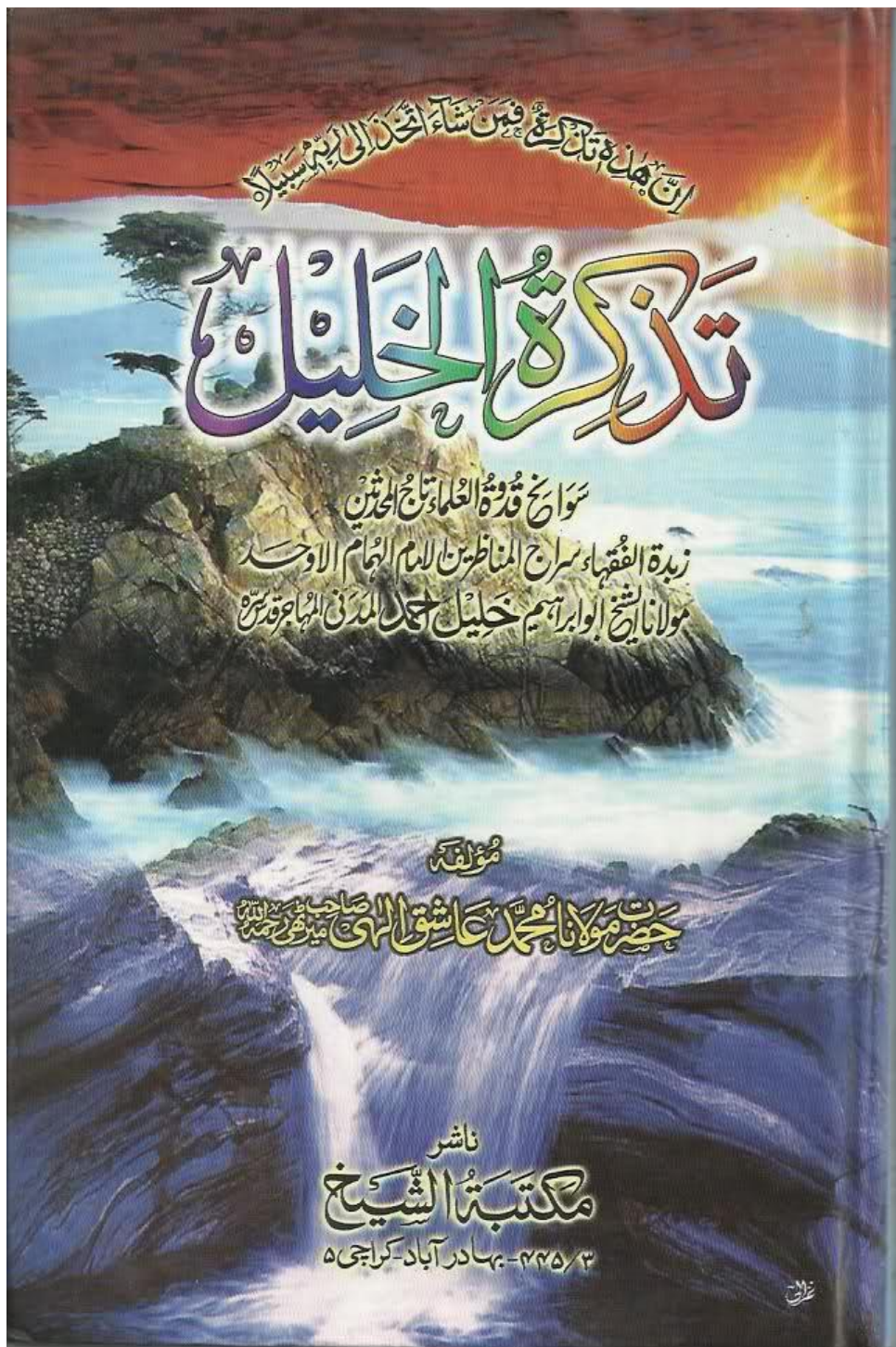
عرض کیا جائے گا لیکن بالکل دنیا سے قطع تعلق ہو چکا تھا اور سوائے پاس انفاس کے نہ کوئی حرکت تھی نہ کسی بات کا جواب نہ سوال۔ شب میں ایک دو مرتبہ ماءِ زمزم ڈالا گیا تو اس کے حلق سے اترنے میں بھی تکلف ہوا لہٰذا وہ بھی ترک کر دیا گیا۔

وفات

پورے چوبیس گھنٹے اس عالمِ خموشی میں گذار کر بیوم چہار شنبہ کہ عرب میں ۱۶ اور ہندوستان میں ۱۵ ربیع الثانی[1] تھی منزلِ مقصود پر پہنچ لئے کہ باآواز بلند اللہ اللہ کہنا شروع کیا اور دفعۃً آنکھیں بند کر کے خاموش ہو گئے۔ ہر چند کہ وقت تنگ تھا مگر غیب سے عجلت کے سامان مہیا ہو گئے۔ غسل کا انتظام ہوا۔ سید احمد تواب صاحب مرحوم نے نہلایا۔ ابو مسعود نے پانی دیا اور مولوی سید احمد اور مولوی عبد الکریم نے مدد پہنچائی۔ جلد جلد جنازہ طیار ہوا اور آستانۂ محمدیہ پر بابِ جبریل کے باہر صلوٰۃ جنازہ کی جگہ لا رکھا گیا۔ صلوٰۃِ مغرب سے فراغ کے بعد مدرسہ شرعیہ مدنیہ کے صدر مدرس مولانا شیخ طیب نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور بقیع کو لے چلے۔ بایں ضیقِ وقت کہ اطلاع کا موقع ہی نہیں ملا جنازہ کے ساتھ اتنا ازدحام تھا کہ بہتیروں کو باوجود کوشش کے کندھا دینا نصیب نہ ہوا اور سریر[2] کو صرف ہاتھ لگا دینا ہی غنیمت معلوم ہوا ؎

اے تماشا گاہِ عالم روئے تو ۔۔۔ تو کجا بہرِ تماشا می روی[3]

آخر آپ کا جسدِ انور جو آتشِ محبت میں گھل گھل کر مغزِ استخواں رہ گیا تھا قبۂ اہلِ بیت کے متصل عشاء سے قبل آغوشِ لحد کی سپرد کر دیا گیا اور وہ شب شبِ عروس قرار پائی کہ دیرینہ مراد جو صدہا مرتبہ آپ کی زبان اور قلم سے نکلی تھی کہ کاش میری مٹی بقیع کی خاک پاک میں مل جائے الحمد للہ پوری ہو گئی۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون۔ للہ ما اخذ ولہ ما اعطیٰ۔ کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام[4]۔

مرضِ موت سے پیشتر رؤیا اور اس کی تعبیر

مرض کے پہلے ہی دن آپ نے فرمایا تھا "میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ میں ایک مکان میں ہوں جس کے نیچے تہ خانہ ہے اور چھت اس کی تختوں سے پٹی ہے۔ اس میں سے دو تختے نیچے کو جھکے ہیں اور نکل گئے ہیں۔ پس میں بہت سہولت سے اس تہ خانہ میں اتر رہا ہوں، وہاں پہنچ کر کیا دیکھتا ہوں کہ وہ بہت بڑا اور اچھا چونہ قلعی کیا ہوا روشن مکان ہے اور اس میں ایک طرف دروازہ ہے جس سے روشنی وغیرہ آتی ہے لیکن لوٹنے وغیرہ کا ارادہ انہی تختوں

---

[2] چارپائی۔ [3] اے وہ کہ تیرا چہرہ تمام عالم کے لئے تماشہ کی جگہ ہے تو کہاں تماشہ کے لئے جا رہا ہے۔
[4] اللہ ہی کے لئے ہے جو وہ لے لیں اور انہی کا ہے جو عطا فرما دیں۔ ہر وہ شخص جو زمین کے اوپر ہے فنا ہونے والا ہے پس آپ کے رب جلال واکرام کی ذات باقی رہے گی۔
[1] ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ (اخلاق احمد)

حیات اعلیٰ حضرت
سوم
مصنف:
ترتیب جدید:
مفتی محمد مطیع الرحمٰن رضوی
کشمیر انٹرنیشنل پبلشرز
جمن مارکیٹ غزنی سٹریٹ
اردو بازار لاہور

(٨)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

راحت جانم برادر دینی مولوی عرفان علی سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نفی العار کی کاپیاں ہورہی ہیں۔ سلامۃ اللہ لاھل السنۃ غالباً آج چھپ گیا ہوگا۔ ماہ مبارک میں مطبع والے بھی بہت سست کام کرتے ہیں۔ قاضی عطا علی صاحب کا مضمون اب شاید بعد رمضان دیکھا جائے، آپ کی شادی کب ہے؟ میرا ارادہ ضرور ہے ؎

یہ سر ہو اور وہ سنگ در وہ سنگ در ہو اور یہ سر
رضا وہ بھی اگر چاہیں تو اب دل میں یہ ٹھانی ہے

وقت مرگ قریب ہے، اور میرا دل ہند تو ہند مکہ معظمہ میں بھی مرنے کو نہیں چاہتا ہے، اپنی خواہش یہی ہے کہ مدینہ طیبہ میں ایمان کے ساتھ موت، اور بقیع مبارک میں خیر کے ساتھ دفن نصیب ہو۔ اور وہ قادر ہے بہر حال اپنا خیال ہے مگر جائداد کی جدائی یہ لوگ کسی طرح نہ کرنے دیں گے۔ خریدار کو مجھ تک بھیجنے بھی نہ دیں گے۔ کوئی منقول شئی نہیں کہ بازار بھیج کر نیلام کر دی جائے۔ اور خالی ہاتھ بھیک پر گزر کرنے کے لیے جانا، نہ شرعاً جائز نہ دل کو گوارہ۔ دعا کیجئے کہ ہر بات کا انجام بخیر ہو۔ والسلام......

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ ۱۰؍ ماہ مبارک ۱۳۳۲ھ

461